اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱؍

یوم چہارشنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰؍۵ | ۲ صلح ۱۳۳۱ھش ۲ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۲

وزیر خارجہ واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی۔ یکم جنوری۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج صبح لاہور سے کراچی واپس پہنچ گئے۔ آپ سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں شریک ہونے کے لئے عنقریب پیرس روانہ ہو جائیں گے۔ کونسل ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر آئندہ منگل کے روز بحث شروع کر رہی ہے۔ چوہدری صاحب موصوف منگل سے پہلے پہلے پیرس پہنچ جائیں گے

— لاہور یکم جنوری۔ وزراء اعلیٰ کی کانفرنس میں شرکت کرنے کی غرض سے پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ آج ریل میں کراچی روانہ ہو گئے۔

کوریا میں عارضی صلح کے مذاکرات میں پھر تعطل پیدا ہو گیا

ٹوکیو یکم جنوری۔ کوریا میں عارضی صلح کی نگرانی سے متعلق اقوام متحدہ کے نمائندوں اور کمیونسٹوں کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس میں مکمل طور پر تعطل پیدا ہو چکا ہے۔ اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے آج اتحادی وفد کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کمیونسٹ نمائندوں نے اقوام متحدہ کی مفاہمتی تجویز قطعی طور پر مسترد کر دی ہے۔ اس تجویز میں کہا گیا تھا کہ اگر کمیونسٹ عارضی صلح کے دوران میں ہوائی میدان تعمیر کرنے سے دستبردار ہو گئے تو اتحادی وفد اپنا یہ مطالبہ ترک کر دے گا۔ کہ عارضی صلح کے دوران میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ معائنہ کی اجازت ہو ... کے تبادلہ کے متعلق بات چیت کر رہی ہے۔ آج اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا کہ عارضی صلح کے فوراً بعد ہی دونوں طرف سول قیدیوں کو فوراً رہا کر دیا جائے گا۔

آج کوریا میں نئے سال کا آغاز اس طرح ہوا کہ اقوام متحدہ کی توپوں نے کمیونسٹوں کے ٹھکانوں پر گولہ باری کی۔ اور کمیونسٹ ہوائی جہازوں نے انچون کی بندرگاہ اور سیئول کے قریب اقوام متحدہ کے اہم فوجی مراکز پر بم برسائے۔

مصر برطانیہ کے مقابلے میں طاقت کا جواب طاقت سے دے گا۔ (نحاس پاشا)

قاہرہ۔ یکم جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے پھر اعلان کیا ہے کہ مصر نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجیں نکالنے اور مصری تاج کے تحت سوڈان کا الحاق عمل میں لانے کے لئے طاقت کا جواب طاقت سے دے گا۔ انہوں نے یہ اعلان آج مشرق وسطی کے برطانوی کمانڈر انچیف جنرل برائن رابرٹسن کے اس بیان کے جواب میں کیا جس میں انہوں نے گذشتہ دنوں یہ کہا تھا کہ برطانیہ نہر سویز کے علاقے میں اپنی پوزیشن بہر صورت برقرار رکھے گا۔ آج اسماعیلیہ میں برطانوی اور مصری فوجیوں نے پھر ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا بغداد سے لندن پہنچ چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مشرق وسطی کے دفاع کے بارے میں نئی مفاہمتی تجاویز لے کر وہاں گئے ہیں۔

"ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے" (نہرو)

کلکتہ یکم جنوری۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان کشمیر میں عام رائے شماری کرانے کے وعدے کو پورا کرے گا وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ خود وہاں کے باشندے ہی کر سکتے ہیں۔

* کراچی یکم جنوری۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان وزراء اعلیٰ کی کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے آج کراچی پہنچ گئے کانفرنس کل شروع ہو رہی ہے۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ نور الامین بھی امید ہے کل کسی وقت کراچی پہنچ جائیں گے۔

تجارت میں ۳۶ کروڑ کا منافع

کراچی یکم جنوری۔ گذشتہ سال ۲۷ فروری سے ۳۰ ستمبر تک کی مدت میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو تجارت ہوئی۔ اس میں پاکستان کو ۳۶ کروڑ روپے سے زائد کا فائدہ ہوا۔ اس مدت میں ہندوستان ۴ سے جتنا مال پاکستان آیا۔ اس کے مقابلے میں ہندوستان نے پاکستان سے ۳۶ کروڑ روپے کی مالیت کا سامان زیادہ درآمد کیا۔

زائرین کا قافلہ قادیان کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے بعد لاہور واپس پہنچ گیا امیر قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب کا بیان

لاہور یکم جنوری۔ پچاس پاکستانی زائرین کا وہ قافلہ جو ۲۸ دسمبر کی شام کو مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی قیادت میں واہگہ کے راستے قادیان روانہ ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کل رات گئے بخیر و عافیت لاہور واپس پہنچ گیا زائرین سالانہ جلسہ کے مقدس اجتماع میں شرکت کرنے کے بعد قادیان سے پانچ بجے شام کے قریب روانہ ہو کر آٹھ بجے رات واہگہ بورڈر پہنچے۔ جہاں بعض قواعد کی کڑی پابندی کے باعث سرحد عبور کرنے میں تین گھنٹے سے زائد وقت صرف ہوا پاکستانی حدود میں داخل ہونے کے بعد قافلہ بعجلت سفر کرتا ہوا بارہ بجے کے قریب مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ نمبر ۱ ٹمپل روڈ پہنچا۔ جہاں بعض مقامی احباب زائرین کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ احباب نے زائرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں قادیان کی زیارت سے شرفیاب ہونے پر مبارک باد پیش کی۔

لاہور پہنچنے پر امیر قافلہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے ایک بیان میں بہتر سلوک پر پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ اگر دونوں حکومتوں کے متعلقہ افسران ایک دوسرے کے علاقے میں سفر کرنے والے زائرین کے ساتھ برتاؤ کرنے میں نسبتاً زیادہ سہولت پسندی سے کام لیں تو زائرین کی آمد و رفت بہت مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ آپ کے بیان کا متن درج ذیل ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے مرکز کی زیارت کی غرض سے گذشتہ دنوں ہمارا قادیان جانا خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہا۔ اس مقدس سفر کی بدولت ہمیں اور ہمارے ہندوستانی بھائیوں کو غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی جماعت احمدیہ کے سالانہ اجلاس کی مختلف نشستوں میں جو وہاں ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک جاری رہا غیر مسلم کثرت سے شریک ہوئے اور انہوں نے اسلام کا پیغام سننے میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا

زائرین کے قافلے جو مقدس مقامات کی زیارت کی غرض سے ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جاتے ہیں۔ غلط فہمیاں دور کرنے اور مختلف لوگوں کے درمیان تعاون کی روح پیدا کرنے میں بھی بہت ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر حکومتیں اس قسم کے سفر کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے میں نسبتاً نرم روش اختیار کریں۔ اور بالخصوص طرفین کے افسران جن میں کسٹم سے تعلق رکھنے والے افسران خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ زائرین کے ساتھ برتاؤ میں سہولت پسندی سے کام لیں۔ تو زائرین کا اس طرح آنا جانا اور زیادہ مفید نتائج پر منتج ہو سکتا ہے۔

اس سفر کے قابل ذکر تاثرات میں سے ایک معروف سکھ لیڈر کا وہ اعتراف ہے۔ جو انہوں نے عرصہ تقسیم کے ناخوشگوار واقعات پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کیا اور خواہش ظاہر کی کہ ان کا یہ اعتراف اور اظہار ندامت سرحد کے اس پار رہنے والوں تک پہونچا دیا جائے۔

میں اس موقع پر دونوں حکومتوں کے اچھے سلوک کا جو اس سفر کے سلسلے میں انہوں نے ہمارے ساتھ روا رکھا۔ شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں"۔

۹۲۔ الف کے نفاذ کا خیر مقدم

کراچی یکم جنوری۔ سندھ مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے صوبے میں دفعہ ۹۲۔ الف کے نفاذ کا خیر مقدم کرتے ہوئے گورنر کو یقین دلایا ہے کہ صوبائی مسلم لیگ نظم و نسق چلانے اور عام انتخابات کے ذریعہ مضبوط اور ہر دلعزیز وزارت قائم کرنے کے کام میں پورا پورا تعاون کرے گی

مستعفی ہونے کی اجازت مل گئی

کراچی یکم جنوری۔ حکومت پاکستان نے اپنے سفیر مقیم فرانس محمد نواز خاں کو اجازت دیدی ہے کہ وہ فوری نجی معاملات کی بناء پر استعفیٰ دے دیں۔ وہ فی الحال مسٹر الیس کے دہلوی کو چارج دیں گے۔ جو وہاں پاکستانی سفارتخانے میں مشیر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

ریشم کی وسیع تجربہ گاہ

ڈھاکہ یکم جنوری۔ مشرقی پاکستان کی حکومت ریشم کی مصنوعات کو خاص معیار پر لانے کے لئے راجشاہی میں ایک وسیع تجربہ گاہ قائم کر رہی ہے۔ اس کی مشینیں جاپان سے منگوائی گئی ہیں پاکستان میں یہ اپنی قسم کی واحد تجربہ گاہ ہو گی۔ اس سے دیسی ریشم کی مصنوعات کو معیاری بنانے میں بہت مدد ملے گی۔ اور مختلف کارخانوں میں معیاری ریشم کی بڑھتی ہوئی مانگ کو باسانی پورا کیا جا سکے گا۔

— ڈھاکہ یکم جنوری پاکستان کے کول کمشنر مسٹر ڈکرنے کہا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان ہر مہینے ۱۴ ہزار ٹن کوئلہ درآمد کیا کرے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲ جنوری ۱۹۵۲ء

لادینی نظام اور اسلام

(۱)

ہم نے "الفضل" کی کسی گزشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ اس وقت دو قسم کے نظام زندگی باہم نبرد آزما ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ چونکہ یہ دونوں نظریئے مغربی تخیل کی پیداوار ہیں جہاں بظاہر تو عیسائیت کا مذہب رائج ہے۔ مگر دراصل الحاد کی بادشاہی قائم ہے۔ عیسائیت کو الحاد نے اس قدر دبا دیا ہوا ہے کہ اب اس کی آواز بالکل مدھم پڑ گئی ہے۔ اور عوام و خواص نہ صرف نظری طور پر بلکہ عملی طور پر الحاد پرور عقلیت کے چنگل میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

یہ دونوں نظریئے سرمایہ داری اور اشتراکیت الحاد پرور عقلیت کے ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انسانی ذہنیت سے پوری زندگی کا تصور تو غائب ہو گیا ہے۔ اور اس کی بجائے اب صرف مادی پہلو نے ہی پورا پورا تسلط پا لیا ہے۔ سرمایہ داری کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ وہ پیٹ کے لئے بہترین حل پیش کرتی ہے۔ اور اشتراکیت بھی پیٹ ہی کی خاطر معرض ظہور میں آئی ہے۔ یعنی موجودہ دنیا کے سامنے جو سوال حل طلب ہے وہ پیٹ ہی پیٹ ہے۔ انسان کے دل و دماغ سے اسکو کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اس طرح انسانیت کی رُوح کو تو نکال کر قتل کر دیا گیا ہے۔ اور اب حیوانیت سے بھی کوئی نچلے درجہ کی چیز باقی رہ گئی ہے۔

بے شک پیٹ انسان کا ایک ضروری جزو ہے اور اس کے بغیر دل و دماغ پرورش نہیں پا سکتے۔ لیکن جس طرح ایک انجن کا وہ حصہ جہاں کوئلہ وغیرہ ٹھونسا جاتا ہے انجن نہیں ہوتا۔ بلکہ اصل میں جو مشینری کوئلہ کی گرمی سے چلکر انجن کی حقیقی اغراض کو پورا کرتی ہے انجن ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کا پیٹ انسان نہیں بلکہ حقیقی انسان اسکے دل و دماغ ہیں جو اگرچہ اپنی قوت کے لئے پیٹ کے رہین ہیں۔ مگر ان کے بغیر پیٹ محض ایک بے کار چیز ہے۔

موجودہ مادی عقلیت نے صرف پیٹ کو لے لیا ہے۔ اور حقیقی انسانیت کو نظر انداز کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ افراد افراد سے اور اقوام اقوام سے دوزخ شکم کے لئے ایندھن مہیا کرنے کے لئے دست و گریبان ہیں۔ اور تمام دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہو گئی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیٹ کا سوال حل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ لیکن اس کو اس طرح حل کرنا جس طرح اب سرمایہ داری یا اشتراکیت حل کرنا چاہتی ہیں کہ پیٹ کے سوا انسان اور کچھ ہے ہی نہیں۔ دنیا کی بنیادی بیماری ہے۔ جس نے اسکو موت کے دروازہ پر لا کھڑا کیا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ پیٹ کو اس کے اصلی مقام پر لایا جائے۔ اور اس نے جو ناجائز وقعت حاصل کر لی ہے۔ اس کی حد بندی کر دی جائے۔ بے شک انسان بغیر خوراک کے دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح جس طرح انجن بغیر کوئلہ وغیرہ کے چل نہیں سکتا۔ مگر صرف پیٹ بھرنے کی دھن میں لگ جانا اسی طرح انسانیت کو تباہ کر دیتا ہے جس طرح تمام زور تو انجن میں کوئلہ وغیرہ بھرنے پر لگا دیا جائے۔ اور انجن کے اس حصہ کی کوئی پروا نہ کی جائے۔ جس میں کوئلہ وغیرہ کی گرمی منتقل ہو کر اسکو اپنی حقیقی اغراض کے پورا کرنے کے قابل بناتی ہے۔

(۲)

جب تک زندگی کا کوئی ایسا نظریہ روبکار نہیں لایا جائے گا۔ جس سے پوری انسانیت کی نگرانی ہو سکتی ہے۔ اس وقت تک دنیا کی موجودہ مشکلات دور نہیں ہو سکتیں۔ اسلام ایسا ہی نظریہ ہے۔ اور جتنا یہ کامل حل پیش کرتا ہے۔ اتنا ہی یہ عملاً مشکل نظر آتا ہے۔ اسلام کے پیش نظر انسانیت کی حقیقی اغراض ہیں۔ لیکن وہ شکم پری کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ اسکو اس کے حدود سے بھی آگے متجاوز کرنے نہیں دیتا۔ اسلام اس ماہر و کامل الفن انجینئر کی طرح ہے۔ جو انجن کے پیٹ کو کوئلہ وغیرہ سے بھرنا بھی نہیں بھولتا۔ اور اس کی گرمی سے جو انجن کی حقیقی اغراض مدنظر ہوتی ہیں ان کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔

سرمایہ داری اور اشتراکیت میں یہ فرق ہے۔ کہ سرمایہ داری انجن کے پیٹ کے صرف تھوڑے سے حصے میں تمام کوئلہ وغیرہ ٹھونس دیتی ہے۔ اور زیادہ حصہ خالی رہتا ہے۔ اشتراکیت اس کو تمام پیٹ میں پھیلانا چاہتی ہے۔ مگر دونوں کی طاقت صرف پیٹ بھرنے میں خرچ ہو جاتی ہے۔ انجن کی حقیقی اغراض سے دونوں لاپرواہ ہیں۔ اسلام پیٹ کو بھی پھیلا کر بھرنا چاہتا ہے۔ مگر پیٹ بھرنے کا جو حقیقی مقصد ہے کہ اس سے حقیقی انسانیت کی اغراض پوری ہوں۔ اس کو بھی نظر انداز نہیں کرتا اس لئے نہ سرمایہ دارانہ ذہنیت اور نہ اشتراکی ذہنیت اسلام کو کماحقہ سمجھ سکتی ہے۔ جس طرح اسلام سرمایہ داری کی نفی کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اشتراکیت کو دھکے دیتا ہے۔

(۳)

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور یہ ایک واضح بات ہے کہ یہاں اسلامی زندگی کو پرورش کرنے والی حکومت ہی قائم کی جائے گی لیکن جہاں بعض لوگ اس کو سرمایہ دارانہ نظریہ کا پابند بنانا چاہتے ہیں۔ تو بعض دوسرے لوگ اس کو اشتراکیت کا شکار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہاں چین اور روس جیسا نظام حکومت دیکھنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک اس سوال کا نظری یا علمی پہلو ہے۔ ہم اس میں کچھ حرج نہیں دیکھتے کہ مختلف خیال کے لوگ اپنی اپنی رائے کا پوری آزادی کے ساتھ اظہار کریں۔ کیونکہ اسلام علمی مباحث پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ لیکن جہاں تک عملی پہلو کا سوال ہے ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی خاص نظریہ طاقت کے بل پر یہاں ٹھونسا جائے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں بعض روس کے شیدائی چاہتے ہیں کہ یہاں بھی اشتراکیت کے وہی طریقے جو روس نے استعمال کئے ہیں استعمال کئے جائیں اور جس طرح روس نے چین میں گھس کر وہاں بدامنی پھیلا رکھی ہے یا جس طرح اب وہ کوریا اور دیگر مشرقی ممالک میں اپنا اثر جما رہا ہے۔ پاکستان میں بھی اسی طرح اس کا نفوذ ہو جائے۔ ان لوگوں کا طریق کار یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کو بھی اشتراکی اصطلاحات میں پیش کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی پاک آیات کے معنے اس طرح کرتے ہیں کہ گویا خدا تعالےٰ کا کلام دراصل مارکس کی الکتاب ہی سے ماخوذ کیا گیا ہے۔ اور اسلام کوئی روحانی نظام نہیں ہے۔ بلکہ صرف پیٹ کا ہی نظام ہے۔

روس کے یہ شیدائی ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو وہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے قرآن کریم کی آیات کی من گھڑت تفسیریں کر کے عوام کے ذہنوں سے اسلام کا اثر کم کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف وہ طبقاتی سوال پیدا کر رہے ہیں۔ اور مزارعہ و مالک اور مزدور و کارخانہ دار کو باہم لڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام ایسے طبقاتی جھگڑوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور مزارعہ و مالک اور مزدور و کارخانہ دار میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ وہ سب کو ایک انسانی سطح پر رکھ کر صرف تقوےٰ کو مابہ الامتیاز بناتا ہے۔

جو لوگ پاکستان میں طبقاتی سوال پیدا کر رہے ہیں۔ ان میں سے "آفاق" کے ایڈیٹر جناب محمد سرور صاحب پیش پیش ہیں۔ "آفاق" کی سابقہ ہفت روزہ ایڈیشن سے اس کا پورا پورا ثبوت مل سکتا ہے۔ چونکہ ہفت روزہ "آفاق" اسی وجہ سے پاکستان جیسے اسلامی ملک میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب کو مسلم لیگ کے زعماء میں رسوخ پیدا کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کچھ دیر انہوں نے اپنے اصل خیالات کو دبائے رکھا۔ اور جب بعض لوگوں سے مدد لینے میں کامیاب ہو گئے۔ اور "آفاق" ہفت روزہ سے روزنامہ بن چکا ہے۔ تو اب وہ پھر پر پرزے نکال رہے ہیں۔ اور یہ سمجھ کر کہ مسلم لیگی حکومت اب ان کی جیب میں آ پڑی ہے۔ پھر ان کی اشتراکی رگوں میں الحادی خون کھولنے لگا ہے۔ اور اب وہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کو حکومت کی مدد سے دبا دیا جائے۔ اور اب پہلے سے بھی زیادہ زور و شور سے روس اور چین کا راگ گانے لگے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک افتتاحیہ میں کھلم کھلا اس کا اظہار کر دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ کے اہل خرد بزرگوں سے ہمیں ضرور یہ توقع ہے کہ وہ اپنے امیر کو یہ بتانے کی زحمت گوارا کریں گے۔ کہ اس قسم کی لن ترانیاں ہانکنے والوں کا روس میں کیا حشر ہوا اور اب چین میں ان کا کیا حشر ہو رہا ہے۔" (آفاق یکم جنوری ۱۹۵۲ء)

محمد سرور صاحب کا مطلب صاف ہے۔ آپ کے زعم باطل میں جس طرح روس میں الحاد نے مذہب کو مٹا دیا ہے۔ اور اب چین میں مٹا رہا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں اسلام کا گلا گھونٹ دیا جائیگا شیخ چلی سے بھی بڑھ کر شیخی بگھارنا اور کس کو کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ آپ یہاں روسی آمریت کی حمایت فرما رہے ہیں۔ ورنہ اس طرح کھلم کھلا اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والوں کو لن ترانیاں ہانکنے والا نہ کہا جاتا۔ (باقی)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

خدائی تقدیر کی انگلی بتا رہی ہے کہ حالات خواہ اچھے ہوں یا برے احمدیت کی گاڑی بہر حال چلتی چلی جائیگی

آؤ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری، پاکستان کی اور عالم اسلام کی تمام مشکلات کو دور فرمائے

مشکلات کا آنا انفرادی اور اجتماعی ترقی کیلئے ضروری ہوتا ہے

مرتبہ۔ خورشید احمد

ربوہ ۲۷ ماہ فتح ۱۳۳۰ ہش۔ آج سوا بارہ بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضور نے اپنی پُرمعارف تقریر شروع فرمائی۔ جو کم و بیش پونے چار گھنٹے تک جاری رہی۔ اور انتہائی سکون۔ اطمینان اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ تقریر کے دوران میں وقتاً فوقتاً اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ تقریر سے قبل مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اور قریشی فصیح الدین صاحب جمیل پسر مکرم قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ نے حضور کا تازہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں جماعت کی تبلیغی تربیتی اور مالی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مختلف اہم امور کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ نیز عالم اسلام کے موجودہ اہم مسائل پر بھی اظہار خیال فرمایا۔ حضور کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

دلوں کو بدلنا خدا تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

حضور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سب سے پہلے اس امر پر اظہار افسوس فرمایا کہ بعض دوست توجہ دلانے کے باوجود جلسے کے مبارک ایام ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزارنے کی بجائے ادھر ادھر پھرنے میں ضائع کر دیتے ہیں حضور نے فرمایا۔ جب میں نے دوستوں کو ادھر ادھر پھرتے دیکھا تو دل میں کہا کہ جو لوگ توجہ دلانے کے باوجود ایسا کرتے ہیں۔ ان کے دلوں کو بدلنا اسی کے اختیار میں ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ پس جب میں نماز میں خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے اس سے عرض کیا کہ الٰہی! تو نے ہی ان کو اپنے دین کی خدمت کے لئے کھڑا کیا ہے پس اب تو ہی ان کے دلوں میں دین کی عزت ذکر الٰہی کا احترام اور عبادت کی محبت عطا فرما۔ کہ یہ کام میرے بس میں نہیں ہے آمین

احمدی مستورات سے خطاب

حضور نے احمدی مستورات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گزشتہ سالوں میں میرا یہ طریق رہا ہے۔ کہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عورتوں میں الگ تقریر کیا کرتا ہوں۔ لیکن اس دفعہ عورتوں نے خود اپنے اس حق کو چھوڑنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میں مردوں کے جلسہ میں ہی عورتوں سے بھی کچھ خطاب کروں۔ (آلہ نشر الصوت کے ذریعہ حضور کی یہ تقریر زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی جا رہی تھی۔) سو سب سے پہلے میں انہی کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں اپنی گزشتہ سال کی تقریر یاد دلاتا ہوں۔ جس میں انہیں یہ تحریک کی تھی۔ کہ وہ دین کے کاموں میں زیادہ حصہ لیا کریں۔ اور خصوصاً تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ میں نے گزشتہ سال انہیں کہا تھا کہ اس وقت جہاں مرد حکومت کے نشہ میں مبتلا ہیں۔ وہاں عورتوں میں آزادی کی ایک ایسی رو چل رہی ہے۔ جو ان کے قلوب میں نئی نئی امنگیں پیدا کر رہی ہے۔ لہذا اس وقت عورتوں میں تبلیغ کرنے کا بہت اچھا موقعہ ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ میری اس نصیحت کے مطابق کچھ کام کیا گیا۔ اور اس سے فائدہ بھی ہوا۔ لیکن بعد میں سستی کی گئی۔ اور خود منتظمات نے بھی فرض شناسی سے کام نہ لیا۔ پس سب سے پہلے تو میں اسی امر کی طرف انہیں توجہ دلاتا ہوا کہتا ہوں کہ اپنے فرائض کی طرف توجہ دو۔ اور سستی اور غفلت کو چھوڑ دو۔

دوسری تحریک لجنہ اماء اللہ کے مرکزی دفتر کے لئے چندہ کی ہے۔ اس معاملہ میں عورتیں مردوں سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ جہاں مردوں کا دفتر بننا ابھی شروع بھی نہیں ہوا۔ وہاں عورتوں کا دفتر بڑی حد تک تیار بھی ہو چکا ہے۔ عورتیں چونکہ فطرتاً دکھا دینے والی چیزوں کو پسند کرتی ہیں۔ اس لئے میں نے تو کہا تھا کہ اس بارے میں زیادہ تحریک کی اب ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ جب عورتیں اپنا دفتر بنا ہوا دیکھیں گی۔ تو چندہ میں جو کمی رہ گئی ہے۔ اسے خود بخود شوق سے پورا کر دیں گی۔ البتہ مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی جو تحریک کی گئی ہے۔ اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس میں ابھی کافی کمی ہے۔ گو اس معاملہ میں بھی عورتیں مردوں سے آگے ہیں۔ مردوں کے ذمہ واشنگٹن (امریکہ) میں مسجد کی تعمیر کا خرچ لگایا گیا تھا۔ اور عورتوں کے ذمہ مسجد ہالینڈ کا۔ اور اس وقت تک عورتوں کا چندہ مردوں کی نسبت زیادہ آ چکا ہے۔ تاہم ابھی عورتوں کے ذمے بھی کافی رقم ہے۔ پس میں اپنی تمام معزز بہنوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہوں نے مردوں پر سبقت لے جا کر اپنی جو شان قائم کی ہے۔ اسے اب برقرار رکھیں۔ اپنے دفتر کو بھی مکمل کریں اور مسجد ہالینڈ کے چندہ کو بھی مکمل کریں

> هم تعداد میں تھوڑے ہیں اس لئے ان مشکلات کے ازالہ کے لئے عملاً زیادہ حصہ نہیں لے سکتے۔ لیکن کم از کم دعا کا ہتھیار تو ہمارے پاس ہے پس آؤ ہم دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ان مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دے۔ اور ان مشکلات کو اسلام کی ترقی کا ذریعہ بنا دے۔

سلسلے کے اخبارات و رسائل

احمدی خواتین سے مخصوص خطاب فرمانے کے بعد حضور نے اپنی عام تقریر شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے سلسلے کے اخبارات و رسائل کو خریدنے اور ان کی اشاعت وسیع کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا۔

قادیان سے ایک اخبار "بدر" کے نام سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ گو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کی ضروریات اس سے کچھ زیادہ پوری نہ ہو سکیں گی لیکن دوستوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت یہاں کے دوست نسبتاً زیادہ اچھی حالت میں ہیں۔ اس لئے وہ اخبار کی زیادہ مدد کر سکتے ہیں۔ اور ان کی یہ مدد اس اخبار کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے علاوہ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ میں بھی بڑی ممد ثابت ہو گی۔ پس یہ ایک ثواب کا فعل ہے دوستوں کو ضرور اس اخبار کی مدد کرنا چاہیئے۔

"الفضل" کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس کے خریداروں کی تعداد میں ایک عرصہ سے کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہو رہا۔ حالانکہ جماعت کافی بڑھ رہی ہے۔ اخبارات ضروریات زندگی میں سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اکثر مجھے اخبار پڑھنے کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ اور ایک روزنامہ اخبار تو بڑی بھاری تربیت گاہ کا رنگ رکھتا ہے۔ اس کی طرف سے لاپرواہی اور عدم توجہی اپنے علم کو زنگ لگا لینے کے مترادف ہے۔ پس احباب کو الفضل کی خریداری بڑھانے کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہ رسالہ اب دوبارہ شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور تبلیغ کی غرض سے مختلف ممالک کی لائبریریوں وغیرہ میں بھی بھجوایا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دس ہزار کی تعداد میں شائع کرنے کی خواہش فرمائی تھی۔ اور ہماری موجودہ طاقت اور تبلیغی ضروریات کے لحاظ سے تو

اب دس ہزار چھپتے ہوئے بھی ہمیں شرم آنی چاہئے کیونکہ اب تو اس سے بہت زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے احباب دو طرح سے اس کی اشاعت میں حصہ لے سکتے ہیں ایک تو اس کے خریدار بن کر اور دوسرے اسے موزوں غیر مسلم اصحاب یا لائبریریوں میں پہنچانے کیلئے چندہ دے کر۔

مشکلات ترقی کا موجب ہوتی ہیں

حضور نے جماعت کی عام حالت کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا:۔ ہر سال اپنے ساتھ کچھ نئی مشکلات بھی لاتا ہے اور نئی آسانیاں بھی لاتا ہے جو شخص یہ خیال کرتا ہے بس جو کچھ گذر چکا ہے وہی اب گذرتا چلا جائیگا اس سے زیادہ نادان اور غافل دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ لوگ مرتے بھی ہیں اور پیدا بھی ہوتے ہیں اور یہ دونوں باتیں بیک وقت دنیا میں جاری رہتی ہیں۔ جب ساری دنیا میں تغیر اور تبدیلی کا یہ سلسلہ جاری ہے تو پھر ہمارے لئے ایسا کیوں نہ ہو۔ یاد رکھو تبدیلی کا نہ ہونا موت کی علامت ہے اور موت سے بچنا حرکت چاہتا ہے۔ کھڑے رہنا یا آہستہ چلنے کی خواہش کرنا آخر موت کا موجب ہوا کرتی ہے اور رفتار کی تیزی موت سے بچاتی ہے۔ پس جہاں نئی نئی آسانیاں پیدا ہوتی ہیں وہاں نئی نئی مشکلات کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ ہم ان کا مقابلہ کریں اور ترقی کرتے چلے جائیں۔ اس سال ہمارے لئے بعض ذاتی مشکلات بھی پیدا ہوئی ہیں۔ پھر ہماری وابستگی اور دلچسپی اب پاکستان کے ساتھ بھی ہے اور پاکستان بھی اس وقت بعض مشکلات سے دوچار ہے اور اگر ہم اپنی نظر کو اور وسیع کریں تو عالم اسلام بھی بعض اہم مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ کمزور انسان ان مشکلات کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے لیکن عقلمند سمجھتا ہے کہ ہماری ترقی کیلئے ایسا ہونا ضروری ہے ان کے بغیر کبھی بھی ہماری قوت عملیہ تیز نہیں ہو سکتی۔

جماعتی مشکلات

فرمایا۔ ہماری ذاتی مشکلات میں سے ایک احرار کی مخالفت ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک نقصان دہ ہے اور دوسرا مفید۔ نقصان دہ پہلو تو یہ ہے کہ لوگوں کی طبائع میں غصہ اور نفرت پیدا کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ ہماری باتوں کو سننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ یہ پہلو ہمارے لئے یقیناً مضر ہے۔ دوسرا پہلو ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اس وقت تک جس طرز سے اپنا تبلیغی لٹریچر تیار کرتے رہے ہیں یا جس طرز سے ہم تبلیغ کرتے ہیں اسے بدل دیا جائے اور اس کی بجائے موجودہ حالات اور خیالات کو مدنظر رکھ کر نئے طریق اختیار کئے جائیں۔

احرار کی مخالفت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ بعض طبائع میں اس کے نتیجہ میں تجسس اور تحقیقات کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور اس طرح انہیں ہماری باتیں سننے اور ان پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ پہلو بہرحال ہمارے لئے مفید ہے۔

ہندوستان کے احمدی

دوسرا امر جو اس سال ہمارے لئے وجہ تشویش بنا رہا ہے یہ ہے کہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں بسنے والی احمدی جماعتوں کے لئے بعض وجوہ کی بناء پر نئی نئی مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں۔

تحریک جدید

تحریک جدید کے متعلق حضور نے فرمایا:۔ تحریک جدید اس وقت ایک نازک دور میں سے گذر رہی ہے۔ ہمارے جو مبلغین سالہا سال سے مختلف ممالک میں متعین ہیں ان کے تبادلے کی وجہ سے اخراجات بہت بڑھ گیا ہے لیکن آمد میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ گو اس سال دوستوں نے وعدوں میں بھی اور وصولی میں بھی گذشتہ سال کی نسبت اچھا نمونہ دکھایا ہے لیکن ابھی اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے تاکہ تحریک پر قرض کا جو بار آپڑا ہے اسے اتارا جا سکے۔ دوست زیادہ سے زیادہ وعدے لکھائیں اور پھر نہ صرف اس سال کے بلکہ گذشتہ سال کے وعدوں کی وصولی کے لئے بھی خاص کوشش کریں۔

عالم اسلام کے اہم مسائل

حضور نے عالم اسلام کے مختلف اہم مسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اس سال ہمارے علاوہ عام مسلمانوں کے لئے بھی کافی مشکلات رہی ہیں۔ مثلاً کشمیر کا مسئلہ ہے جو حل ہونے میں ہی نہیں آتا۔ میرے نزدیک اس مسئلہ کو یوں غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔ ایک لمبے عرصہ تک باشندگان کشمیر کو ایک غیر ملکی حکومت کے ماتحت رہنے دینا اور پھر یہ امید کرنا کہ وہ ہمیں ووٹ دیں گے کوئی ایسی تسلی کی بات نہیں ہے — پھر ہمارے ملک میں اسی سال نوابزادہ لیاقت علی صاحب کا قتل بھی ایک افسوسناک واقعہ ہے جو نتیجہ ہے موجودہ کے اس پروپیگنڈا کا کہ جس سے اختلاف رائے ہو بے شک اسے قتل کر دیا کرو۔

مسئلہ فلسطین بھی کشمیر کے مسئلہ سے کم اہم نہیں ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے اور دس لاکھ مہاجرین کو آباد کرنے کا سوال درپیش ہے پاکستان کو یہ سہولت تھی کہ یہ ایک وسیع ملک ہے جہاں مہاجرین کافی تعداد میں بسائے جا سکتے تھے لیکن وہاں یہ حالت نہیں ہے۔ مہاجرین کی آبادکاری کے سوال کے علاوہ اس مسئلہ کا ایک نازک اور اہم پہلو یہ ہے کہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوار میں دشمن اسلام کو بسا دیا گیا ہے۔ ہم نے تو ابتداء میں ہی اس خدشہ کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اب تو یہودی علانیہ اپنی کتابوں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر قابض ہونے کے ناپاک عزائم کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ علاوہ ازیں ایران میں تیل کا مسئلہ۔ مصر کا برطانیہ سے تنازعہ۔ سوڈان کی بے چینی اور شام کے فسادات یہ سب ایسے امور ہیں جو مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ ہیں

فرمایا ہم تعداد میں بہت [illegible] اس لئے ان مشکلات کے ازالہ کے لئے عملاً زیادہ حصہ نہیں لے سکتے لیکن کم از کم دعا کا ہتھیار تو ہمارے پاس ہے پس آؤ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی ان مشکلات کو اپنے خاص فضل سے دور کرے اور نقصان کی بجائے ان مشکلات کو اسلام کی ترقی کا ذریعہ بنائے آمین۔

اس سال ہمارے لئے بعض ذاتی مشکلات بھی پیدا ہوئی ہیں۔ پھر ہماری وابستگی اور دلچسپی اب پاکستان کے ساتھ بھی ہے اور پاکستان بھی اس وقت بعض مشکلات سے دوچار ہے۔ اور اگر ہم اپنی نظر کو اور وسیع کریں تو عالم اسلام بھی بعض اہم مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ کمزور انسان ان مشکلات کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے۔ لیکن عقلمند سمجھتا ہے کہ ہماری ترقی کیلئے ایسا ہونا ضروری ہے۔

احمدیت بہرحال ترقی کرے گی

فرمایا:۔ اس سال اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے تبلیغی مشنوں میں اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں ہماری تبلیغ میں وسعت پیدا ہوئی ہے اور جماعت نے ترقی کی ہے جس مقام پر ہم آج ہیں یقیناً گذشتہ سال وہ مقام ہمیں حاصل نہ تھا اور جس قسم کے تغیرات اس وقت رونما ہو رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جس مقام پر ہم آج ہیں آئندہ سال انشاء اللہ ہم اس سے یقیناً آگے ہوں گے یہ تغیرات نہ تمہارے اختیار میں ہیں نہ میرے یہ خدا تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہیں پس انسانی تدابیر کو نہ دیکھو بلکہ خدائی تقدیر کی انگلی کو دیکھو جو یہ بتا رہی ہے کہ حالات خواہ اچھے ہوں یا برے احمدیت کی گاڑی بہرحال چلتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ (نعرہ ہائے تکبیر)

ربوہ میں زمین لینے والے احباب

ربوہ کی آبادکاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم نے ربوہ کی زمین خرید کر یہاں مہاجرین کو آباد کرنے کیلئے مختلف قواعد بنائے تھے یقیناً ان قواعد کی رو سے ہم ہر شخص کو خوش نہیں کر سکتے تھے چنانچہ جن دوستوں کو اس سے کچھ نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں بے چینی اور بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے یہ بے چینی دنیوی روح پر دلالت کرتی ہے گو ساتھ ہی زیرکی اور دانائی کی بھی علامت ہے لیکن محض دنیوی زیرکی اور دانائی کی۔ میں ان دوستوں سے کہتا ہوں کہ تمہارا یہ بے چینی درست ہوتی بشرطیکہ تمہیں غیب کا علم ہوتا۔ جب تمہیں یہ علم ہی نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کونسی جگہ تمہارے لئے اچھی ہوگی۔ اور کونسی جگہ تمہارے اور تمہارے اہل و عیال کی صحت کیلئے اچھی ہوگی تو پھر اس بے چینی کا کیا مطلب؟ تمہارے لئے تو ایک ہی محفوظ طریق ہے اور وہ یہ کہ جہاں تک ظاہری حالات کا تعلق ہے بے شک ایک حد تک انہیں مدنظر رکھو۔ لیکن اگر دوسرے بھائی سے اختلاف اور رنجش کی صورت ہوگئی ہے تو پھر استخارہ کرو اور معاملہ خدا تعالےٰ پر چھوڑ دو۔ آخر تمہیں کیا پتہ کہ کونسا قطعہ تمہارے لئے اچھا ثابت ہوگا۔ پس کیوں نہیں تم خدا تعالےٰ پر معاملہ چھوڑ دیتے تاکہ اس کی مشیت میں جو تمہارے لئے بہتر ہے وہی ہو جائے۔ (باقی کل انشاء اللہ)

درخواست دعاء

مؤرخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء کو محترمہ رضیہ شفیقہ صاحبہ بنت خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب آف نوشہرہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کا نکاح برادرم خالد ہدایت صاحب بھٹی ناظم تحریک جدید خدام الاحمدیہ لاہور سے قرار پایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔ آمین

دعائے مغفرت

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت بابو اللہ بخش صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مؤرخہ ۲۵ دسمبر کی صبح کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور بوڑھے والدین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سرزمین ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۵۱ء

بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہم تقاریر

پہلے دن کے دوسرے اور رات کے اجلاس کی رُوئداد

(مرتبہ شیخ محمد احمد پانی پتی)

پہلے روز کا دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سب سے پہلے جناب **قاضی محمد نذیر صاحب** لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "شعائر اسلامی کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے لفظ شعائر کی لغوی تحقیق کے بعد فرمایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القران الا رسمہ۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کے صرف حروف، مساجد میں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی۔ لیکن وہ ہدایت سے خالی ہونگی۔ اس وقت کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے اس زمانہ کے متعلق یہ پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔ کہ مہدی اور مسیح کا ظہور ہوگا۔ اور اسلام کو اس کے ذریعہ پھر عروج ہوگا۔ اور مسلمان جو شعائر اسلام کو بالکل ترک کر چکے ہوں گے۔ ان کو پھر پتہ چلے گا۔ کہ شعائر اسلامی کی ضرورت اور اہمیت کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ انسان جب تک کسی چیز کی اہمیت کو نہ سمجھے۔ اس وقت وہ اس کی حقیقی قدر نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ وہ دین اسلام جو بطور قشر کے باقی رہ گیا تھا۔ اور اس کی حقیقت مرٹ چکی تھی۔ اس کو قلوب کی سرزمین میں بوئیں۔ تا ایک دنیا اس کے سایہ کے نیچے آرام کر سکے۔

اسلام کی حقیقت اور شعائر اسلامی کی اہمیت: اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بلیٰ من اسلم للّٰہ وھو محسن۔ یعنی مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے۔ اس کا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ اور اس کا اپنا وجود کچھ بھی نہ رہے۔ اور اس کی تمام قوتیں خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ یہی وہ چیز ہے جس کو قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور جس حد تک ہم میں اس کا شعور پیدا ہوگا۔ اس حد تک ہم اسلام کی حقیقت کو سمجھیں گے۔

ایک مسلمان کی زندگی کا پہلا اصل یہ ہے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم یعنی وہ کفر کی طاقت کے سامنا جھکتا نہیں ہے۔ اسکی تہذیب و تمدن اور طرز معاشرت سے مرعوب نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ دنیا کے سامنے اپنے نمونہ اور اپنے وجود کو بطور مثال کے پیش کرتا ہے۔ مسلمان کی شان اس آیت سے ظاہر ہوتی ہے۔ وجعلناکم امۃ وسطًا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ بتلایا ہے۔ کہ جہاں وہ اپنی آنے والی نسل کے لئے بطور شہداء رکھے ہیں۔ اس طور پر وہ ان کے لئے اچھا نمونہ پیش کریں گے۔ اسی طرح وہ کفار پر بھی بطور شہداء رکھے ہیں۔ یعنی کفار بھی ان کے اختیار کردہ نمونہ کے اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں یہ نہ ہو کہ اُلٹا وہ کفار کی نقل اُتارنے لگ پڑیں۔ اور ان کے لئے نمونہ بنیں کی بجائے اُن کے نمونہ کو اپنے لئے اختیار کر لیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے کون سا نمونہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ تو اس کیلئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ویکون الرسول علیکم شھیدا یعنی تمہارے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نمونہ ہے۔ اور آپ کے طریقوں کو تم بھی اختیار کرو خدا تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے۔ کہ جو کام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے ہیں سو ہی تم بھی کرو۔ جو سادہ زندگی حضور نے گذاری ہے۔ وہی تم بھی اختیار کرو۔ ہمارا لباس ہماری خوراک، ہماری معاشرت سب سادہ ہونی چاہیئے۔ اور ہمارے چہرہ پر اتباع سنت نبوی کا نشان ہونا چاہیئے یعنی داڑھی رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

پنج ارکان اسلام کا فلسفہ: نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ حج سب شعائر اسلامی میں سے ہیں۔ مگر یہ سب کام دوسرے بھی کرتے ہیں۔ تو پھر ہم میں اور دوسروں میں کیا فرق رہا؟ ہم میں اور دوسروں میں تبھی فرق پیدا ہو سکتا ہے جب ہم ان چیزوں کی اصل حقیقت کو سمجھیں اور اسی کے مطابق ان اعمال کو بجا لائیں۔ نماز کی حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ یعنی نماز فحشاء اور بُری باتوں اور سرکشی سے روکتی ہے۔ اگر نماز پڑھنے کے بعد ہماری زندگی میں ایک انقلاب پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک ہماری نماز کا کوئی فائدہ نہیں وہ نماز جس کے اندر خشوع و خضوع ہو۔ وہ جو باجماعت ہو۔ جس کو انسان ایک لذیذ کھانے کی طرح کھائے۔ وہی نماز نماز کہلا سکتی ہے۔ روزہ کا فلسفہ یہ ہے۔ لعلکم تتقون یعنی اس کو رکھ کر انسان میں تقویٰ و طہارت پیدا ہو۔ اگر انسان ساری عمر بھی روزہ رکھے لیکن اس کے اندر یہی طہارت اور تقویٰ پیدا نہ ہو۔ تو وہ روزہ روزہ نہیں کہلا سکتا حج کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان میں عشق الٰہی پیدا ہو۔ حج کے جتنے بھی ارکان ہیں۔ عاشق کیلئے بطور بنیادی اصل کے ہیں۔ اسلام ان سے عشق چاہتا ہے۔ اور اس لئے اس نے ہمارے لئے حج رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص سو بار حج کرتا ہے لیکن اس کے اندر وہ سوزش گرمی و تپش پیدا نہیں ہوتی جو ایک عاشق کیلئے ضروری ہوتی ہے۔ تو اس کے حج کا کوئی بھی فائدہ نہیں زکوٰۃ کا لفظ خود بتلا رہا ہے کہ یہ اس لئے دی جاتی ہے۔ تاکہ تزکیہ نفس انسان کو حاصل ہو۔ اگر کوئی انسان لاکھوں روپیہ بھی بطور زکوٰۃ کے دے۔ لیکن اس کو وہ تزکیہ نفس حاصل نہ ہو جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ تو اس کی وہ لاکھوں روپیہ کی زکوٰۃ اکارت جائیگی۔ ان امور کے علاوہ اخلاق فاضلہ حسن معاملت عفت۔ شجاعت۔ دلیری۔ بہادری اور عورت کیلئے پردہ سب مسلمانوں کیلئے ضروری ہیں۔ اور ان امور کو صحیح طور پر بجا لانے سے ہی ایک مسلمان حقیقی مسلمان بن سکتا ہے

جناب قاضی صاحب کی تقریر کے بعد **مولوی عبد الغفور صاحب** مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن اور حدیث کی رُو سے تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتلایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا۔ اس کے لئے ضروری قرار دیا کہ اس کی ہدایت کے لئے رسول آئیں۔ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنی اے بنی آدم جب کبھی بھی تمہارے پاس میری طرف سے رسول آئیں۔ جو میری آیات تمہارے سامنے بیان کرتے ہوں تو جو تقویٰ اختیار کر لیگا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ تو ایسے لوگوں کو نہ کسی قسم کا خوف لاحق ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے قرآن شریف نے نبی کی صداقت کے مفصلہ ذیل معیار قرار دیئے ہیں۔

نبی کی صداقت کے معیار: (۱) اس کے متعلق پہلے انبیاء کی پیشگوئیاں ہوں۔ جس میں اس نبی کے آنے کی خبر دینے کے علاوہ اس کے زمانہ کی خراب اور گندی حالت کی تفصیل ہو۔ (۲) نبی کی ذاتی پاکیزگی اپنے کمال کو پہنچ چکی ہو۔ اور اس میں ایسی قوت پائی جائے جو لوگوں کی اصلاح کر سکے۔ (۳) خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے ساتھ ہو۔ (۴) وہ ایک جماعت پیدا کرے۔ جس میں وہ اپنی قوت قدسیہ کی مدد سے روحانی اصلاح کرے اور وہ جماعت تقویٰ و طہارت میں نمایاں ترقی کرے۔ (۵) اس پر خدا کا کلام نازل ہو جس میں مفصلہ ذیل امور ہوں۔

(۱) نبی کی ذات کے متعلق اہم خبریں (۲) اس کے بیوی بچوں کے متعلق اہم خبریں (۳) اس کے دوستوں کے متعلق اہم خبریں (۴) اس کے دشمنوں کے متعلق اہم خبریں (۵) اس کے دشمنوں کے متعلق پیشگوئیاں (۶) اس کے گاؤں شہر اور ملک کے متعلق اہم خبریں۔ بیرونی ممالک میں ہونے والے اہم واقعات کی خبریں (۷) اس کے کلام میں آسمانی نشانات کا ذکر ہو زمینی نشانات کا ذکر ہو قریب زمانہ میں ہونے والے واقعات کا ذکر ہو۔ اور لمبا لمبا سال کے بعد ہونے والے واقعات کا ذکر ہو جناب مولوی صاحب نے ان تمام امور کو بدلائل صریحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کر کے دکھایا۔ دوران تقریر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کو کہ میں ہی موعود اقوام عالم ہوں اس آیت سے ثابت کیا۔ یوم ندعوا کل اناس بامامھم فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاولئک یقرءون الکتاب ولا یظلمون فتیلا ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ آپ نے بتلایا یہ ایک پیشگوئی ہے جو قیامت کو بھی پوری ہوگی۔ اور اس دنیا میں بھی۔ اس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم لوگوں کو بلائیں گے کہ ان کا ایک ہی امام ہوگا۔ اور وہ کہے گا۔ کہ میں تمہیں ایک ہی ہاتھ پر اکٹھا کرنے والا ہوں۔ اس زمانہ میں ساری قومیں اپنے اپنے لئے ایک امام کے اترنے کی منتظر ہیں۔ مسلمان مسیح کے منتظر ہیں۔ عیسائی یسوع کے اُترنے کے منتظر ہیں۔ ہندو کرشن کے اُترنے کے منتظر۔ بدھ بدھ کے اُترنے کے منتظر ہیں وغیرہ ذالک۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ ہر ایک مذہب کے لئے الگ الگ امام اُترے خدا تعالیٰ نے فرما دیا۔ کہ امام تو ایک ہوگا۔ لیکن سب صفات سے متصف ہوگا۔ اور اس کو منافرت مٹانے کیلئے سب انبیاء کے نام دیئے جائینگے

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلبہ پر بحث کرتے ہوئے بتلایا کہ غلبہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

غلبہ کی مختلف صورتیں: (۱) علم قرآن عطا ہو (۲) فصاحت و بلاغت دیجائے (۳) خیالات کے اظہار کیلئے آزادی (۴) خیالات پھیلانے کیلئے ہر قسم کے سامان مہیا ہوں (۵) دعوت مقابلہ ہو (۶) دعوت مباہلہ ہو (۷) خدا ہم دین ملیں اور بفضلہ تعالیٰ یہ سب سامان خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کیلئے بہم پہنچائے۔ اور اس طرح حضور کو سب ادیان پر غلبہ عطا فرمایا۔

مکرم مولوی عبد الغفور صاحب کی تقریر کے بعد جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی کی تقریر "جرمنی میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر مقرر تھی۔ لیکن آپ موجود نہ تھے اس لئے آپ کی بجائے **جناب چوہدری عطاء اللہ صاحب** سابق مبلغ مغربی افریقہ نے "افریقہ میں تبلیغ احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

افریقہ میں احمدیت کی ابتداء: اس تقریر میں آپ نے بتلایا کہ سنہ ۱۹۲۰ء میں گولڈ کوسٹ کے چند لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ہم اگرچہ مسلمان کہلاتے ہیں لیکن دراصل ہم میں مسلمانی باقی نہیں۔ کیونکہ ہمیں صحیح طور پر اسلام کی تعلیم نہیں دیگئی۔ اس لئے ہمیں بیرونی ممالک میں سے کسی عالم کو بلانا چاہیئے۔ تا وہ ہمیں آکر صحیح اسلامی تعلیم دے سکے۔ یہ فیصلہ کر کے وہ علاقہ کے ڈی سی کے پاس پہنچے۔ اور اپنی درخواست پیش کی خط و کتابت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کو بھیجا۔ حضرت مولوی صاحب نے وہاں پہنچ کر ان کو احمدیت کی تبلیغ کی جس سے وہاں کے ہزاروں باشندے احمدی ہو گئے۔ ان کے بعد جناب حکیم فضل الرحمن صاحب وہاں پہنچے انہوں نے دیکھا کہ اگرچہ یہ لوگ احمدی تو کہلاتے ہیں لیکن ان میں احمدیت کی روح باقی نہیں جاتی۔ انہوں نے ان کو احمدیت کے عقائد سے پوری طرح روشناس کر اسکا ازالہ کر لیا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج افریقہ میں مخلصین کی ایک بڑی جماعت قائم ہے۔

افریقہ کے متعلق چند غلط فہمیاں: افریقہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً یہ کہ وہ غیر مہذب ہیں ننگے پھرتے ہیں حالانکہ یہ بات کافی حد تک غلط ہے۔

جنوبی افریقہ میں اس وقت بیسیوں احمدی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ کئی سکول ہم چلا رہے ہیں۔ وہاں کے احمدی قربانیوں میں پیش پیش ہیں۔ تبلیغ کا انہیں جنون ہے۔ اور جماعت کے کاموں میں وہ بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ وہاں کے لوگ عقائد کے لحاظ سے تین قسموں میں مشتمل ہیں۔ (۱) دہریہ (۲) عیسائی (۳) مسلمان۔ عیسائیت نے وہاں بہت پاؤں پھیلائے ہوئے تھے۔ لیکن اب عیسائیت کا زور ٹوٹتا جا رہا ہے۔ اور وہ ہمارے دلائل کے آگے بالکل مغلوب ہو چکے ہیں۔

جناب چوہدری عطاء اللہ صاحب کی تقریر کے بعد **ملک عطاء الرحمٰن صاحب** مبلغ فرانس نے "یورپ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اپنے یورپ جانے کے بعد کے حالات کا جائزہ لیا۔ آپ نے بتلایا۔ کہ ہمارا قافلہ ۱۳ / جنوری ۱۹۴۶ء کو لورپول میں اترا۔ ہم کئی واقفین تھے۔ جن کو یورپ کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے متعین کیا گیا تھا۔ لیکن ہم سب پہلے لندن اس لئے گئے تھے۔ کہ جہاں جہاں ہمیں متعین کیا گیا تھا۔ وہاں ویزا کی مشکلات کے باعث پہنچنا ممکن نہ تھا۔ لندن میں ہم نے مولانا شمس صاحب کی زیر قیادت تبلیغی کام کیا۔ ایک لاکھ کی تعداد میں ٹریکٹ "کیا مسیح صلیب پر وفات پا گئے" تقسیم کیا گیا۔ ہمارا سارا گروہ لندن میں ٹریکٹ تقسیم کرتا اور لوگوں کو تبلیغ کرتا ہوا پھرا کرتا تھا۔ ہم ہر اتوار کو ہائیڈ پارک بھی جایا کرتے تھے۔ اور وہاں تقاریر کیا کرتے تھے۔ پھر جوں جوں ہمیں راہداریاں حاصل ہوتی رہیں۔ ہم وہاں جاتے رہے۔ ان ممالک میں جس رنگ میں تبلیغی سعی کی جاتی رہی۔ اس کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرتے ہوئے آپ نے بتلایا۔ کہ ان ممالک میں تبلیغ کے مندرجہ ذیل ذرائع ہیں۔ (۱) لٹریچر تیار کرنا اور تقسیم کرنا (۲) پریس کے ذریعہ تبلیغی لوگوں کو تحریک احمدیت سے متعارف کرنا (۳) اجلاس منعقد کر کے لوگوں کو تبلیغ کرنا۔

لٹریچر کے سلسلہ میں پمفلٹ اور ہینڈ بل تقسیم کئے جاتے رہے۔ بلیٹن اور کتابوں کی اشاعت ہوتی رہی۔ قرآن کریم اور احمدیت کے لٹریچر کے مختلف زبانوں میں تراجم کئے جا رہے ہیں۔ یورپ میں لٹریچر کی ضرورت بہت زیادہ محسوس کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اس کی کمی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کثرت سے وہاں لٹریچر کی اشاعت کریں۔

ان ممالک کے لوگوں کو اپنے سے متعارف کرانے کے لئے پریس کانفرنسیں بھی بلائی گئی ہیں۔ اخبارات میں اپنے متعلق خبریں نکلوائی گئیں۔ نیز خود بھی ان میں مضامین لکھے گئے۔ تقسیم کے وقت پاکستان کا پروپیگنڈا بھی حتی المقدور کیا گیا۔

ہفتہ وار۔ پندرہ روزہ۔ ماہانہ اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی غیر معمولی اجلاس بھی ہوتے ہیں۔ مختلف سوسائیٹیوں میں شرکت کی جاتی ہے۔ اور کبھی ان کو بھی اپنے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ تمام یورپین ممالک کے مشنوں کی کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ اب تک اس قسم کی تین کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ ان کانفرنسوں کے فیصلوں کے ماتحت یوم پیشوایانِ مذاہب منائے جاتے رہے۔ اس سال رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت کے متعلق بھی جلسے شروع کئے جائیں گے۔

اس کے بعد آپ نے لنڈن۔ اٹلی۔ سسلی۔ سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمنی اور فرانس کے مشنوں کے مختصر حالات سنائے۔

اپنے متعلق آپ نے بتلایا۔ کہ میں ۱۷ / مئی ۱۹۴۶ء کو فرانس میں وارد ہوا۔ پہلے وہاں کی زبان سیکھنی پڑی۔ تقسیم کے بعد اقتصادی مشکلات کی وجہ سے اس کو بند کر کے واپس آنے کا حکم ملا۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو وہاں رہنے کے لئے پیش کر دیا۔ وہاں خدا تعالےٰ نے حیرت انگیز طور پر میری دستگیری فرمائی۔ اور مجھے وہاں سے عطا فرمایا۔ جہاں سے کوئی امید نہ ہو سکتی تھی۔ آپ نے بتلایا کہ میں نے مشن کی ابتداء ایک پریس کانفرنس سے کی۔ وہاں بعض لیکچر دیئے۔ اخبارات میں مضامین بھجوائے۔ اور کئی موقعوں پر بیانات دینے کا بھی موقعہ ملا۔

یورپ میں تبلیغ کے اثرات و نتائج

یورپ میں تبلیغ کے اثرات و نتائج کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ تبلیغ کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہاں کا ماضی و حال جاننا چاہیئے۔ ماضی ہم سب کو معلوم ہے۔ حال صرف وہیں جا کر معلوم ہو سکتا ہے۔ عیسائیت کی طرف سے سینکڑوں سال سے جو گندا اور زہریلا پروپیگنڈا اسلام کے خلاف بڑی شد و مد سے پھیلایا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں میں اسلام کے خلاف شدید تعصب پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ اسلام کے متعلق کوئی نیک خیال سوچ ہی نہیں سکتے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے ذہنوں سے اس بات کو دور کریں۔ کہ اسلام ایک خونی اور ظالمانہ مذہب ہے۔ اور اس کی جگہ اسلام کی پاک تعلیم ان کے سامنے پیش کریں۔ سب سے پہلے ہمیں اس زمین کو سیراب کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد بیج ڈالنا چاہیئے۔ بعض سعید روحیں ضرور اسلام کی طرف آ رہی ہیں۔ اور ہمارا رعب و داب بھی ان پر اتنا پڑ رہا ہے۔ کہ ہمارے پہنچنے پر ان کے اخبارات میں ہمارے متعلق جو خبریں شائع ہوئیں۔ ان کے عنوانات اس قسم کے تھے۔ "یورپ پر اسلام کا حملہ"۔ "یورپ کے لئے زندگی کا پیغام"

آخر میں آپ نے بتلایا کہ یورپ میں جانے سے قبل مجھے احمدیت اور اسلام پر ایمانی یقین تو ضرور تھا۔ لیکن یورپ کو دیکھ کر وہ واقعاتی یقین میں بدل گیا۔ اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اسلام کے غلبہ کا جو وعدہ تھا، وہ یقیناً ہو کر رہے گا۔ یورپ اپنے بنائے ہوئے جال میں خود بخود پھنس رہا ہے۔ اور اس جال سے اس کو صرف اسلام ہی نکال سکتا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد پہلے دن کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس

پہلے روز کا تیسرا اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء بوقت ۷ بجے شب زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ شروع ہوا۔ اس اجلاس کی خصوصیت یہ تھی۔ کہ اس میں ان طلباء نے اپنی زبان اور اردو زبان میں تقاریر کیں۔ جو مختلف ممالک سے زندگیاں وقف کر کے اسلام کی تعلیم کو حاصل کرنے ربوہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اس اجلاس کو دیکھ کر انسانی ذہن آج سے ساٹھ سال پہلے منتقل ہو جاتا تھا۔ جبکہ ایک تنِ تنہا اور بے یار و مددگار شخص نے ایک بہت ہی گمنام بستی سے کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا۔ کہ گو آج میں تنِ تنہا ہوں۔ لیکن خدا نے مجھے بتایا ہے۔ یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق۔ کہ تیرے پاس دور دراز سے لوگ کھنچے چلے آئیں گے۔ مسیح محمدی کی اس بات کو اس وقت لوگوں نے ہنسی میں اڑا دیا۔ لیکن آج اس الہام کی صداقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو رہی تھی۔ جبکہ امریکہ۔ جرمنی۔ ترکی۔ سوڈان۔ حبشہ۔ ترکی۔ اور انڈونیشیا کے لوگوں نے کھڑے ہو کر بتلایا۔ کہ انہوں نے احمدیت میں کیا پایا۔ اور ان کی تقاریر کا اردو ترجمہ بھی سنایا گیا۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے اپنی اپنی زبان میں تقاریر کیں۔

(۱) مسٹر عبدالشکور کنزے جرمن۔ (۲) مسٹر رشید احمد امریکن۔ (۳) مسٹر عثمان چو چینی (۴) مسٹر رضوان عبداللہ آف حبشہ۔ (۵) مسٹر ابراہیم عباس فضل اللہ سوڈانی۔ (۶) مسٹر عارف نعیم ترک (۷) محمد افضل آف چینی ترکستان (۸) مسٹر ابراہیم آف بورینو۔ (۹) مسٹر صالح الشیبی انڈونیشین۔

ان تقاریر کے بعد جلسہ کے پہلے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد

دوستوں کو علم ہے۔ کہ صیغہ نشر و اشاعت مشروط بآمد صیغہ ہے۔ احباب جماعت کی مالی امداد حاصل کر کے ٹریکٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ اس وقت بعض نہایت اہم مضامین ہیں۔ جن کی بکثرت اور فوری اشاعت ضروری ہے۔ ان کی اشاعت کے لئے دوستوں کی مالی امداد کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مہربانی فرما کر صیغہ نشر و اشاعت کی فراخدلی سے مالی امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ گذشتہ مہینوں میں جن دوستوں نے مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ اس صیغہ کی امداد فرمائی ہے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ میں ان تمام دوستوں کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

مکرم مولوی مہرالدین صاحب چک ۲/۷ الف سندھ -/۸/-
" عبدالعزیز صاحب " " " -/۸/-
" ماسٹر محمد عثمان صاحب جیمس آباد " -/۸/۲
" عبدالقادر صاحب " " " -/-/۱
" عبدالرحمٰن خاں صاحب " " " -/-/۱
" محمد خاں صاحب " " " " " -/-/۱
مکرم نثار احمد صاحب کانپوری حیدر آباد (سندھ) -/۱
" چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر -/۱۰
مکرم بابو محمود احمد صاحب حیدر آباد سندھ -/۴/۲
مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ٹنڈو جان محمد سندھ -/۵
مکرم چوہدری غلام قادر صاحب نوکوٹ سندھ -/۱
مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب " " " " -/۲
مکرم شیخ محمد علی صاحب " " " -/۱
مکرم حکیم محمد ملک صاحب " " " " -/۱
مکرم چوہدری احمد علی صاحب نصرت آباد اسٹیٹ " -/۲
مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب " " " " -/۵
مکرم چوہدری فیض احمد صاحب " " " " " -/۱
مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب " " " " -/۵
مکرم منشی علی محمد صاحب " " " " " -/۳

مکرم منشی رشید احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ -/۵
مکرم منشی فضل الٰہی صاحب " " " " " -/۲
مکرم منشی محمد مالک صاحب " " " " " -/۱
مکرم رانا بشیر احمد صاحب " " " " -/۱
مکرم دھنی بخش صاحب " " " " -/۲
مکرم سید محسن شاہ صاحب " " " " -/۲
مکرم چوہدری محمد اکرام صاحب منیجر " " " -/۳
مکرم قریشی ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب " " " -/۵
مکرم محمد اسماعیل صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ -/۲
مکرم غلام احمد صاحب " " " " -/۱
مکرم چوہدری شریف احمد صاحب " " " -/۴
مکرم حکیم مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب " " " -/۱
مکرم عبدالغفور خاں صاحب " " " " -/۱
مکرم منشی احسان اللہ صاحب " " " " -/۱
مکرم مرزا مقصود بیگ صاحب " " " -/۱
مکرم محمد حیات صاحب " " " -/۱
مکرم چوہدری غلام احمد صاحب منیجر " " " -/۴
مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب " " " " -/۱
مکرم مرزا صالح علی صاحب بنی سررودھ سندھ -/۱۰

میزان -/۱۲/۹۳

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۰۶۶ - منکہ محمد علی ولد چودھری کریم بخش قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی چک ۲۴۵ ای - بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ حسب ذیل ہے:۔ مال مویشی مبلغ چھ صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ۳ ۱/۲ ایکڑ الاٹ شدہ اراضی کی آمد سالانہ -/۴۰۰ روپیہ پر ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد علی موصی بقلم خود گواہ شد نشان انگوٹھا غلام قادر۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۰۶۹ - غلام بی بی زوجہ رحمت علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ۲۴۵ ای - بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ یک صد روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد رحمت علی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت۔

وصیت نمبر ۱۳۰۸۳ - غلام حسین ولد الہ دتا صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ۲۴۵ ای - بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری۔ میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی قیمت مبلغ -/۴۰۰ روپیہ کا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس پر نہیں۔ بلکہ سالانہ آمد جو زمیندارہ الاٹ شدہ زمین ۴ ایکڑ کی پیداوار سالانہ مبلغ -/۳۰۰ روپیہ پر ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام حسین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد غلام قادر برادر موصی۔ گواہ شد عبد الکریم چک ۲۴۵۔

وصیت نمبر ۱۳۰۸۴ - عزیز الدین ولد چودھری فضل الدین صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ۲۴۵ ای - بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو بیل قیمت -/۱۵۰ روپیہ بھینس -/۱۰۰ روپیہ کل -/۲۵۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ۷ ایکڑ عارضی الاٹ پر اراضی زیر کاشت ہے۔ جس سے سالانہ آمد مبلغ -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عزیز الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد غلام حسین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ملک عبد العزیز نشان انگوٹھا۔

وفات

اہلیہ صاحبہ چودھری حاکم دین صاحب دکاندار کھجور منڈی گوجرانوالہ آج بوقت سات بجے شام میو ہسپتال میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ خاکسار محمد اعظم بوتالوی مولوی فاضل رتن باغ لاہور۔ (۲۱ر دسمبر ۱۹۵۱ء)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خان صلاح الدین حنیف صاحب صفائی بی ۔ اے (علیگ) ایل ۔ ایل بی پی سی ۔ ایس سینئر سب جج صاحب بہادر ملتان

دعویٰ بادیوانی ۸۱

پیشی ۲۲-۱-۵۲

محمد لطیف ولد غلام قادر ذات چندراں راجپوت سکنہ منڈی خانیوال — سائل

بنام :- جناب کسٹوڈین صاحب بہادر وغیرہ

یا دعویٰ بغرض تعیین مناسب کرایہ

بنام :- ذم ملک فتح چند درباری لال بذریعہ درباری لعل ولد نامعلوم سکنہ صدر بازار دہلی مسئول علیہ ۴

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ ذم ملک فتح چند درباری لال مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے ۔ اور روپوش ہے ۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ذم ملک فتح چند درباری لال مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۲۲ ماہ جنوری ۱۹۵۲ء کو مقام ملتان حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت

حفاظتی کونسل کتنی روز مسئلہ کشمیر پر بحث کریگی

لنڈن یکم جنوری - ۸ جنوری کو جب حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر سے متعلق ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر بحث شروع ہوگی تو توقع ہے کہ کونسل کتنی روز تک ڈاکٹر گراہم کی پیش کردہ تجاویز پر بحث و تمحیص جاری رکھے گی خاص طور پر اس تجویز پر کہ ۱۵ جولائی تک فوجیں ہٹانے کا کام مکمل ہو جانا چاہیئے اور اس وقت تک فریقین کی افواج کی تعداد کم سے کم کر دی جائے - یہ تعداد یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو خط متارکۂ جنگ کی دونوں طرف افواج کی تعداد کے لحاظ سے مقرر کی جائے -

ڈاکٹر گراہم کی اس تجویز پر غور کرنے کے لئے بھی مزید وقت درکار ہوگا کہ ۱۵ جولائی سے قبل ناظم استصواب رائے کا رسمی طور پر تقرر کر دیا جائے - (استار)

وزیر اعظم عراق لنڈن میں

لنڈن یکم جنوری - عراقی وزیر اعظم نوری السعید پاشا اینگلو مصری تنازعہ کے تصفیہ کیلئے پیرس میں اقوام متحدہ کے عرب وفود سے بات چیت کے بعد حکومت برطانیہ کو ایک نیا منصوبہ پیش کرنے والے ہیں (استار)

جاپان سے لوہے کی برآمد

لنڈن یکم جنوری - جاپان نے یورپ کو لوہا برآمد کرنا شروع کر دیا ہے - نئی سرکاری عمارتوں کے لئے ۲۰۰ ٹن لوہے کی سلاخیں ڈبلن روانہ کی جا چکی ہیں اور بلجیم نے مزید مقدار کا آرڈر دیا ہے - درآمدی تاجروں کا کہنا ہے کہ ۴۷ پونڈ فی ٹن کی بچت میں یہ سلاخیں جرمن سلاخوں سے زیادہ بہتر ہیں - فی الحال زیادہ تعداد میں برآمد متوقع نہیں ہے - (استار)

انڈونیشیا میں اقتصادی بدحالی کا خطرہ

جکارتا یکم دسمبر - انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار نے موجودہ حکومت کی مالیاتی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے بتایا کہ ملک کی کل آمدنی ۸۰۰۰,۰۰۰ روپے میں سے ۷۰۰۰,۰۰۰ روپے بچت رہ جاتی ہے اور اس طرح اس مد میں فی کس ۳۰ سینٹ سے زیادہ خرچ نہیں ہو رہا -

ڈاکٹر شہریار نے کہا انڈونیشیا کی پیداوار میں ۴۰ فیصدی کمی ہو گئی ہے اور ملک میں اقتصادی بدحالی کا خطرہ پیدا

انجنیئرنگ کالج کیلئے جگہ کا انتخاب

لاہور یکم دسمبر ۸۰ لاکھ روپے کے خرچ سے انجنیئرنگ کالج کی تعمیر کا جو فیصلہ کیا گیا ہے اس کے لئے جگہ کا انتخاب کرنے کی غرض سے حکومت پنجاب کی مقرر کردہ کمیٹی بدھ کے روز سرگودھا جہلم اور راولپنڈی کے اضلاع کے دورہ پر روانہ ہو رہی ہے - کمیٹی اوچھالا کلر کہار - چوہا سیدن شاہ - عثمان کھٹڑ اور واہ کے علاوہ راولپنڈی کے پانچ اور علاقوں کا معائنہ کرے گی -

اس کالج کیلئے جسے بعد میں ٹیکنیکل یونیورسٹی کی صورت دیدی جائے گی اصل میں بچل کلاں (چکوال) کا علاقہ منتخب کیا گیا تھا -

یونان کی سرحد پر البانیہ کی فوجوں کا اجتماع

ایتھنز یکم جنوری - البانیہ کی فوج کے دو ڈویژن اس وقت تک اس سرحد پر جمع ہیں جو یونان کے ساتھ ملتی ہے - ان کے علاوہ دو نفاثی بریگیڈ بھی وہاں موجود ہیں - فوجوں کے اس غیر معمولی اجتماع پر یہاں بہت زیادہ تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے - حکام کو یہ اطلاعات بھی مل چکی ہیں کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو یوگوسلاویہ کو ملحقہ اشتراکی ممالک کی طرف سے زبردست حملے کا مقابلہ کرنا پڑے گا - البانیہ کو یونان کے تقریباً ۲۵۰ باغی بھی امداد دے رہے ہیں جو سرحد کے قریب مقیم ہیں اور اپنے ایجنٹوں کو یونان میں فوجی اطلاعات حاصل کرنے کے لئے بھیجتے ہیں - ان میں سے بعض کو یونانی فوجیوں نے گرفتار بھی کیا ہے - (استار)

وزیر اعظم نیپال پنڈت نہرو سے ملنے آئیں گے

نئی دہلی یکم دسمبر نیپال کے نئے وزیر اعظم مسٹر ایم - پی کوئیرالا پنڈت نہرو سے بعض مشترکہ امور پر بات چیت کیلئے ۶ جنوری کو یہاں پہنچیں گے - خیال کیا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر چین اور تبت میں معاہدے کے پیش نظر تبت میں رہنے والے ہندوستانی اور نیپالی باشندوں کے حقوق پر بھی زیر بحث آئیگا -

ہندوستان میں کپڑے کے نرخ بڑھ گئے

نئی دہلی یکم دسمبر - حکومت ہند نے ۱۹۵۲ء کے پہلے تین ماہ کے لئے بڑھیا اور اعلٰے کپڑے کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے - اوسط درجہ اور معمولی کپڑے کی قیمتیں بدستور وہی رہیں گی جو ۱۹۵۱ء میں تھیں -

قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے بڑھیا دھوتی جو ۱۲ روپے کو آتی تھی اب پندرہ روپے کو ملے گی -

مصری اخبار میں برطانیہ کے فوجی افسروں کو قتل کرنیکی تحریک

قاہرہ یکم جنوری - کل برطانیہ کے سفارتخانہ نے مصری اخبار "جمہور المصری" کی اس حرکت کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ اس نے مصر میں برطانوی فوجوں کے کمانڈر جنرل سر جارج ارسکن کو قتل کر دینے والے مصری کو ایک ہزار پونڈ انعام دینے کی پیشکش کی ہے - اسی اخبار نے ہر اس شخص کو ۱۰۰ پاونڈ انعام کی پیشکش کی تھی - جو کسی برطانوی افسر کو ہلاک کر دے -

وزیر داخلہ فواد سراج الدین پاشا نے اس اخبار کو حکم دیا ہے کہ آئندہ وہ اس طرح کے انعامات کی پیشکش شائع نہ کیا کرے - لیکن اسے تسلی بخش کارروائی تصور نہیں کیا جا رہا ہے - (استار)

چین دائرن کی بندرگاہ روس کے حوالے کر دے گا

لندن یکم جنوری - یقین کیا جاتا ہے - کہ چین دائرن کی اس بندرگاہ کا انتظام روس کے حوالے کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے - جو ۱۹۵۰ء کے چینی روسی معاہدے کے تحت چین کے قبضے میں دی گئی تھی - مبصرین اس سلسلے میں اشتراکی چین کے ان منصوبوں کو بہت اہمیت دے رہے ہیں - کہ نانٹینگ کی بندرگاہ ٹاکو کو دنیا میں انسان کی بنائی ہوئی سب سے بڑی اور چین کی عظیم ترین بندرگاہ بنایا جائے گا - اور منچوریا کی بندرگاہ کو مشرق بعید میں روسی افواج کو سامان پہنچانے کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا - ۱۹۴۵ء کے معاہدہ کے مطابق دائرن میں چین اور روس کو مساویانہ آزاد بندرگاہ کے حقوق حاصل تھے - لیکن ۱۹۵۰ء کے معاہدے میں اسے مکمل طور پر چین کے حوالے کر دیا گیا تھا - اور بندرگاہ سے تمام روسی سامان واپس چین بھیجا جانے والا تھا - (استار)

منچوریا میں روسی فوجوں کی آمد

لندن یکم جنوری - ہانگ کانگ کے چینی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ منچوریا کے دارالسلطنت مکڈن میں ۹ ہزار روسی فوجی پہنچ گئے ہیں اور اب جنوب میں آنتونگ کی جانب بڑھ رہے ہیں - یہ مقام دریائے یالو کے پار شمالی کوریا سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر ہے - (استار)

حاجیوں کیلئے آمد و رفت کے جدید انتظامات

قاہرہ یکم جنوری - توقع ہے کہ اب کہ معظمہ کے حج کے لئے فضائی بری اور بحری سفر کے انتظامات بہتر ہو جائیں گے -

نئی سکیم کے مطابق کہ جدہ معظمہ سے مکہ معظمہ تک نہایت عمدہ اور جدید قسم کی پختہ سڑک تعمیر کی جائے گی - یہ سڑک اس کے علاوہ ہوگی جو ۱۹۳۹-۴۰ء میں بنائی گئی تھی - یہ کام برطانی اور امریکی انجنیئروں کے سپرد کیا گیا ہے - اور وہ تقریباً چار سال میں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں گے -

گذشتہ حج کے موقعہ پر آمد و رفت کے لئے ۴ جدہ سے مکہ تک ۴۵ میل کا سفر طے کرنے کی غرض سے ۲۰۰ نئی بسوں کا انتظام کیا گیا تھا - حاجیوں کا سامان سینکڑوں بھاری اور چھوٹی موٹروں میں لے جایا جاتا ہے - جو حکومت سعودی عرب نے خاص طور پر اس غرض سے خریدی ہیں - (استار)

ایٹمی رازوں کی حفاظت

لندن یکم جنوری - جو سائنس دان اور انجنیئر برطانیہ کی دفاعی ترقی کے سلسلے میں ایٹم اور دیگر صیغۂ راز میں رکھے جانیوالے تحقیقی کام کر رہے ہیں - ان کے متعلق یہ جانچ پڑتال کی جاری ہے کہ آیا "آہنی پردہ" کے ممالک میں ان کی بیویاں، والدین یا دیگر رشتہ دار تو نہیں رہتے - اگر ان کے عزیز و اقارب اشتراکی ممالک میں موجود ہیں تو انہیں کم اہم کاموں پر منتقل کیا جا رہا ہے - خواہ ان کی اپنی وفاداری ہمیشہ سے بالا تر ہی کیوں نہ ہو - (استار)

اٹلی عربوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات چاہتا ہے

دمشق یکم جنوری - وزارت امور خارجہ کو دمشق کے اطالوی سفارتخانے کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے - جس میں بتایا گیا ہے - کہ اٹلی تمام عرب ممالک کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا خواہشمند ہے -

وزارت خارجہ کو ایرانی سفارتخانے سے بھی ایک مراسلہ موصول ہوا ہے - جس میں اس یادداشت کی رسید دی گئی ہے - جو حکومت ایران کو شام کی نئی حکومت کے متعلق روانہ کی گئی تھی (استار)